بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب مسمّیٰ بنام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا تیسرا دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ



جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوٹی وکیل منصفی بانسگاؤں ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن و زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وینس کے ایک امیر بریبانشیو کی ایک خوبصورت لڑکی ڈس ڈمونا نامے تھی جسکی نیک خصلتی وبلند حوصلگی پر وینس کے بہت سے امرا زفریفتہ وازخود رفتہ تھے لیکن اُسکے ہمقوم وہمرنگ امرا مین سے ایک بھی اُسکی نظرون مین نہ جچا۔ کیونکہ چہرے کی صفائی سے وہ دل کی صفائی کو مقدم جانتی تھی۔ اور یہ جاننا نظر بہ تقلید نہ تھا بلکہ اُسکی دلی تمنا تھی کہ ہمیشہ نیک دل وپاک طینت والے اُسکے پاس رہا کرین۔ چنانچہ محض دل کی صفائی پر خیال کر کے ایک سیہ فام زنگی کو (جسے اُسکا باپ بہت مانتا تھا اور اکثر اپنے گھر ساتھ لایا کرتا تھا) اُسنے اپنے نکاح کے لیے پسند کیا۔

ڈس ڈمونا اُس زنگی کے ناقابل پسند ہونے مین قابل الزام تھی کیونکہ اوتھلو گو ایک سیاہ وبدصورت شخص تھا مگر باعتبار اپنے اوصاف حمیدہ کے بڑی بڑی گھروالی عورتون کی صحبت کے لائق تھا۔ اوتھلو ایک شجاع سپاہی تھا جسنے ایک مرتبہ ترکون اور وینس والون کی لڑائی مین بمقابلہ ترکون کے ایسے ایسے کارہاے نمایان کیے تھے

Othello
Venice
Brabantio
Desdemona

کہ گورنمنٹ ونیس نے اُسی دفعہ ایک ادنی سپاہی سے جنرل فوج کا بنا دیا تھا غرضکہ یہ وہ شخص تھا جسکے دم سے وہان کے شاہ کو بڑی تقویت رہتی تھی اور وہان کی گورنمنٹ کو اُسکی ذات پر بہت کچھ بھروسا تھا۔

آوتھی لو نے بڑے بڑے سفر کیے تھے۔ ڈس ڈیمونا (جیسا کہ عورتون کا دستور ہی) اُسکی سرگذشت سفری سُننے کی بڑی مشتاق تھی کہ ابتدا عمر سے کیا کیا واقعے اُسپر گذرے کتنی لڑائیون مین اُسے شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ کن کن وسیلون سے دشمنون کے حملے اور محاصرے سے اُسنے نجات پائی۔ بری وبحری سفرون مین کن کن بلاؤن مین مبتلا ہوا و گھاٹیون کی فتح و توپون کی لڑائی مین کیا کیا حکمتین کرتا تھا۔ کیونکہ ایک بار ایسے دشمنون کے ہاتھ لگ گیا تھا جنھون نے غلام بنا کر اُسے فروخت کیا۔ اور پھر چھوٹا تو کیونکر چھوٹا۔ سوا اُسکے اور بہت سے عجائب وغرائب جو غیر ملکون مین جاکر اُسنے دیکھے تھے وہ سُننا چاہتی تھی وسیع میدانون کے حالات حیرت انگیز غارون کی کیفیت معدنیات وچٹانون کی حیرت افزا باتین۔ کوہستان فلک شکوہ کی دلچسپ حکائتین سُننے کو اُسکا جی بہت چاہتا تھا۔ جانوران جنگلی۔ مردمان صحرائی۔ درندگان بیابانی کے تذکرے سُننے کی بڑی تمنا رکھتی تھی۔ باشندگان افریقہ مین سے کسی خاص قطعہ کے رہنے والے ایسے ہین جنکے سر دونون مونڈھون مین ہوا کرتے ہین۔ اور گردن نام کو بھی نہین ہوتی ایسے عجیب الخلقت نوع انسانی کے حیرت افزا حالات کے سُننے کی بہت ہی شائق تھی اوتھی لو جب کبھی اپنے حالات بیان کرنے لگتا تو وہ بیٹھکر بڑے غور سے سُنتی اور اگر کسی گھر کے کام کو بلائی بھی جاتی تو فوراً اُسے انجام دیکر وہین آن بیٹھتی۔ ایک دقت موقع پاکر ڈس ڈیمونا نے آوتھی لو سے التجا کی کہ ایک دن اپنی پوری کیفیت سفر و حضر از ابتدا تا انتہا جسمین سے گو مین بہت کچھ سُن چکی ہون مگر غالباً پوری کیفیت سے اُسے کوئی نسبت نہو۔ مجھے کہہ سناؤ۔ آوتھی لو نے تعمیل ارشاد مین کچھ تامل نہ کیا اور اپنے

مصائب سفری کی رام کہانی سنا کر ڈس ڈیمونا کو خوب رُلایا۔
سرگذشت کے ختم ہونے پر اُسکے مصائب و تکالیف پر ڈس ڈیمونا نے بڑا افسوس کیا اور قسم کھا کر کہا کہ بیشک تمہاری سرگذشت واقعات حیرت افزا و حالات درد انگیز و قابل ترحم سے بھری ہوئی ہے۔ پہلے تو فقط مجکو اُسکے سُننے کی خواہش تھی اور اب سنانیوالی کی خواہش پیدا ہوئی۔ اگر تم سا بہادر انسان کہین میرے ہاتھ لگ جاتا تو کیا خوب تھا۔ کسی اپنے دوست کو جسے مجھے بھی محبت ہو تم یہ کہانی سکھا کر اور اپنا لہجہ گفتگو بتا کر میرے ساتھ نکاح کرنے کی اُسے ترغیب دو تو مین تمھاری کمال مشکور ہونگی (ان کنایون سے اگرچہ بسبب شرم و لحاظ کے وہ کھُل کر نہ کہہ سکی کہ اُسکا کیا مطلب ہے مگر بخوش اسلوبی تمام شرم آمیز باتون مین اپنی دلی محبت و تمنا کا اظہار کر گئی) اوتھیلو کو اسبات کا یقین ہو گیا کہ ڈس ڈیمونا میرے ساتھ محبت رکھتی تھی کیونکہ اب اس سے زیادہ وہ کھُل کر کیا کہہ سکتی تھی۔ اور انداز سے اُسے معلوم ہوا کہ ڈس ڈیمونا اُسوقت کو بہت ہی مغتنم سمجھتی تھی۔ اور چاہتی تھی کہ اِسوقت نکاح ہو جائے۔

اوتھیلو نہ تو ایسا حسین تھا اور نہ کچھ بہت مال و متاع اُسکے پاس تھا جس سے یہ خیال کیا جاتا کہ بری بن شیو اُسکو اپنی دامادی مین قبول کریگا۔ گو اُسنے اپنی لڑکی کو اسبارے مین خود مختار کر رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ شہر کی لڑکیون کی طرح اپنے برابر والون مین سے یہ بھی کسی کو پسند کریگی۔ لیکن خلاف اُسکی توقع کے ظہور پذیر ہوا کہ اُسکی لڑکی نے ایک زنگی کو اپنے لیے پسند کیا۔ گو وہ سیہ فام تھا مگر اُسکی بہادری و جرأت پر ڈس ڈیمونا اپنا دل و جان نثار کرتی تھی۔ اور اُسکے وہم و خیال پر اُسکی محبت ایسی مستولی ہو گئی تھی کہ بخلاف اقتضائے فطرت اُن نوجوان حسینون کی گوری چٹی رنگت سے جو اُسکے ساتھ نکاح کرنے کی تمنا رکھتے تھے اُسکی سیاہ رنگت اُسے بھلی معلوم ہوتی تھی۔ اُنکے نکاح کی خبر (گو اُنھون نے اُسکا اخفا بہت چاہا) تھوڑے دنون مین طشت ازبام

ہوگئی اور شدہ شدہ بری من ٹیو کے کان تک پہونچی - جسنے سنکر ایک مجلس مذہبی ترتیب دی اور اس زنگی پر یہ الزام قائم کرانا چاہا کہ اسنے قصہ خوانی و فسون گری سے (جیسا کہ اسکا خیال تھا) ڈس ڈیمونا پر قابو حاصل کر کے اس سے خفیہ نکاح کر لیا - اور نہ مجھے اطلاع تک ندی اور میرے احسانون کا بدلہ اور مسافر نوازیون کا اجر یہی خیال کیا کہ اتنا بڑا کام بلا میری اطلاع کے کر گذرا -

اتفاقاً انھین دنون مین گورنمنٹ وینس کو اوتھیلو کو لڑائی پر بھیجنے کی ضرورت ہوئی - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گورنمنٹ کے حضور مین مخبرون نے پرچہ گذرانا کہ ترکی جہازون کا ایک بیڑا جزیرہ سائپرس پر (جو اسوقت گورنمنٹ وینس کے زیر حکومت تھا) چڑھائی کرنے کو آرہا ہے یہ سنکر گورنمنٹ کو اسکی محافظت کا خیال ہوا اور اوتھیلو کو وہان تعینات کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ترکون کے مقابلے کو اور جزیرہ سائپرس کی حفاظت کو یہ کافی ہے - اب وہ وقت آن پہونچا کہ اوتھیلو کو اُس مجلس مین جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین طلب کیا گیا - اور جواب دہی کے لیے یون کھڑا کیا گیا - جیسے کسی حاکم ذی اقتدار کے سامنے کوئی اُمیدوار پرورش یا کسی ایسے جرم کا مجرم کھڑا ہوتا ہے جسکے لیے ازروے قانون مجریہ گورنمنٹ سزاے موت مقرر ہو -

بیری من ٹیو کی حالت ضعیفی و نیز داب مجلس شوری کا یہ اقتضا تھا کہ بکمال تحمل و سنجیدگی اس جلسہ مین سوال و جواب ہوتے - مگر اس غضب ناک باپ کے غصہ و تند مزاجی نے اسے نہایت افروختگی کے ساتھ تقریر کرنے پر مجبور کیا - اور ایسے ایسے شبہات و قرائن اُسنے اپنے ثبوت دعوی مین پیش کیے کہ اوتھیلو نے سوا اسے اقبال جرم کے اور کوئی مفر نہ دیکھا - اور اپنے عشق کی کیفیت ابتدا سے انتہا تک ساری کہ سنائی - اُسکی صدق بیانی پر (جس سے از سرتا پا صداقت ٹپکی پڑتی تھی) میر مجلس نواب وینس نے یہ فیصلہ کیا کہ اُسکی خوش بیانی و خوش تقریری ڈس ڈیمونا کو پسند آگئی ہوگی اسلیے اُسنے نکاح کر لیا ہوگا

الفت مین جو تیجے طریقے معشوقہ کے متوجہ ورحم دل کرنیکے ہوتے ہین اُسنے بھی اُنکا برتاؤ کیا ہوگا تم اِس برتاؤ کو جادو سے تعبیر کروچاہو سحر سے سحر تو نہین ہان یہ کہو کہ اُسکی سحر بیانی نے اُسے دلچسپ قصّون سُننے کی طرف ایسا متوجہ کیا کہ قصہ خوان سے بھی اُسکو ایک خاص تعلق پیدا ہوگیا۔

آوتھی لو کے بیان کی تائید ڈس ڈیمونا کی تقریر سے بھی ہوئی جسنے کچہری مین آکر پہلے اپنے باپ کی تعلیم وتربیت کا اظہار اور اُسکے احسانات کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُسکے بعد اپنے باپ سے درخواست کی کہ مین چاہتی ہون کہ اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنے باپ کے حکم پر مقدم سمجھون جیسا کہ مین نے اپنی مان کو دیکھا ہے کہ اپنے شوہر (یعنی میرے) کی اطاعت کو اپنے باپ کی اطاعت پر مرجح خیال کرتی ہے۔

جب مرد ضعیف نے دیکھا کہ میری کوئی حجت پیش رفت نہین جاتی تو آوتھی لو کو قریب بلایا اور اپنا رنج والم بہت کچھ ظاہر کرکے کہا کہ حالت مجبوری ہے کہ اپنی لڑکی کو مین تمھین دیئے دیتا ہون۔ اور اگر میرا بس چلتا تو مین کبھی ایسا نہونے دیتا۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک ہی لڑکی اُسنے مجھے عنایت کی تھی جسکے ہاتھون یون نالان وگریان ہونا پڑا۔ مبادا کہین ایک اور ہوتی تو ڈس ڈیمونا کا حال دیکھکر خیال کرتا ہون کہ اُسکے سبب سے بھی مجھے یون ہی رنج وغم اُٹھانا پڑتا۔ اور پھر کہا کہ تم دونون کو اختیار ہے جہان چاہو جاؤ مجھسے کوئی واسطہ نہین۔

جب یہ مرحلے طے ہولیے تو آوتھی لو جو کھانے پینے کی طرح مصائب سفری اُٹھانے کا بھی عادی ہو رہا تھا جنگ سائپرس کے تہیئہ سامان مین مشغول ہوا۔ اور ڈس ڈیمونا نے بھی اپنے شوہر کی عزت وحرمت (گو وہ حالت خطرہ ہی مین کیون نہو) اُس عیش ونشاط پر جسمین نئے بیاہے لوگ مشغول ہوکر عموماً تضیع اوقات کرتے ہین مقدم سمجھا اور بخوشی سفر کرنیکی رای دی۔

آوتھی لو اور اُسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی سائپرس سے یہ خبر آئی کہ ہوا سے تند نے ترکون کے جہاز کو بالکل ابتر وپریشان کردیا ہے۔ اِس غیبی امداد کی خبر سُننے سے یکگونہ اطمینان حاصل ہُوا اور اُنکے اچانک حملہ آور ہونے کا جو خوف تھا وہ جاتا رہا۔

وہ لڑائی جسکے لیے اوتھیلو گیا تھا ابھی شروع ہونے ہی کو تھی کہ اُسکی پاک دامن عورت کے مقابلے مین چند دشمنون نے ایسی ایسی افترا پردازیان کین کہ ڈس ڈیمونا کو اُسوقت وہ اجنبی و بیرونی دشمن جسکے مقابلے مین لڑائی ہونے والی تھی کہین اچھے معلوم ہوتے تھے۔

تمام رفقاءِ فوجی مین کیشیو سے بڑھکر کوئی دوسرا اوتھیلو کا ہواخواہ و معتمد نہ تھا۔ یہ کیشیو خندہ پیشانی و نوجوان سپاہی تھا خوش طبعی و شیرین کلامی مین مثل نہین رکھتا تھا جو بصورتی و خوش تقریری مین شہرۂ آفاق و عیاشی و عشق بازی مین طاق تھا حتی کہ جب کوئی سن رسیدہ دقیقہ قریب جیسا کہ اوتھیلو بھی تھا کوئی کم سن عورت بیاہ لاتا تو ضرور وہ اُسکی طرف سے اندیشہ مین رہتا مگر چونکہ اوتھیلو نہایت ہی شریف و خوش نیت آدمی تھا اسلیے اُسنے اپنے دوست کیشیو کی طرف سے کبھی اپنے دلمین بدگمانی کو جگہ نہ پکڑنے دی۔ دستور ہے کہ بُرے کامون سے بچنے والے دوسرون کی طرف جلد گمان بد نہین کرتے۔ علاوہ برین کیشیو اُسکا محرم راز بھی تھا اور ڈس ڈیمونا کے معاملے مین وہی ابتداءً درمیانی تھا اور اُسی کی کوشش و سعی کا یہ نتیجہ تھا کہ ڈس ڈیمونا کی طبیعت اوتھیلو کی طرف مائل ہو گئی تھی۔ اس ملک کا دستور تھا کہ قبل از نکاح زوج و زوجہ آپس مین تخلیہ کرتے تھے اور ہر طرح دیکھ بھال ایک دوسرے کو پسند کرتا تھا۔ ایسی حالت مین نہایت ہی خوش تقریر و چرب زبان آدمی کا کام ہے کہ عورتون پر اپنے عیوب کھلنے نہ دے۔ اور اپنی لسانی سے عورتون کو پھانس لیا کرے اوتھیلو ایسا لسان و فضول گو نہ تھا جس سے یہ اُمید کیجا سکتی کہ ڈس ڈیمونا کو اپنی طرف مائل کر لیگا اسلیے اپنے دوست کیشیو کو کہ اُس فن مین اُسے ایک خاص ملکہ حاصل ہو گیا تھا اِن مدارج کے طے کرنے کے لیے جنکا طے ہو جانا قبل از نکاح ضرورت سے تھا اپنی طرف سے مختار عام کر کے بھیجا کرتا۔ بوجوہات متذکرۂ صدر اوتھیلو اس خصوص مین لایق الزام نہ تھا بلکہ یہ نیک طینتی اُسکی صاف باطنی کا ثبوت تھی جس سے اور بھی اُسکی وقعت و عزت کو زیادہ ہونا چاہیے اور یہ بھی کوئی حیرت کی بات نہ تھی۔ اگر گو عصمت و پاک دامنی کے خلاف ہو

کہ ڈس ڈمیونا علاوہ اوتھی لو کے کیشیو کو بھی قابل اعتماد اور اپنا راز دار سمجھتی تھی۔ اور قبل از نکاح جو اُن تینون کا طریقہ برتاؤ تھا اُسمین فرق نہ آنے دیتی۔ چنانچہ کیشیو بیباکانہ اُسکے گھر مین جاکر غپ شپ کیا کرتا اور اُسے دیکھکر اوتھی لو ذرا بھی بُرا نہ مانتا۔ کیونکہ وہ نہایت ہی رحم دل و سادہ مزاج تھا اور ایسی طبیعت والے اکثر دیکھے گئے ہین کہ مخالف چیزون سے خوش و محظوظ رہتے ہین۔ حق تو یہ ہے کہ یہ عیب کی بات ہے۔ خیر جہان سیکڑون بھلائیان تھین وہان دو چار عیوب کیونکر نہون۔ غرضکہ ڈس ڈمیونا اور کیشیو بعد نکاح کے بھی ویسے ہی ہنسی اور مذاق کیا کرتے جیسا قبل از نکاح جب کیشیو درمیانی ہوکر اوتھی لو کے ساتھ اُسے بیاہ کرنے پر راضی کرنے جایا کرتا تھا۔

اوتھی لو نے کیشیو کی ترقی کی اپنی فوج کا لفٹنٹ جو نہایت معزز عہدہ تھا اور سوائے جنرل کے جسکے اوپر کوئی دوسرا افسر نہ تھا مقرر کیا۔ کیشیو کی یہ ترقی دیکھکر آئی گو کہ پرانا ملازم تھا اور اپنے کو اس عہدے کا مستحق جانتا تھا اپنے دلمین بہت کڑھا۔ اور نبظر حقارت یہ کہنا شروع کیا کہ سوائے عورتون کی مصاحبت کے کیشیو کو اور کسبات کی قابلیت ہے کہ وہ اس عہدہ لفٹنٹی کو انجام دیگا۔ اُسکے جنگی معلومات کی تو یہ کیفیت ہے کہ اگر کسی نادان سے نادان لڑکے کے ساتھ بٹھاکر اُسکا امتحان لیا جائے اور پوچھا جائے کہ فوج کو وقت جنگ کسطرح ترتیب دینی چاہیے کہ اور بحالت جنگ لفٹنٹ کو کیا کرنا چاہیے تو غالبًا اُس لڑکے سے بھی زیادہ نمبر وہ حاصل نہ کرسکے۔ جب کیشیو نے یہ سُنا تو بنظر تمسخر و تفریح (دنیز یہ کہ آئی گو کی باتون کا یہی جواب بھی تھا) اوتھی لو کے ساتھ آئی گو کی بی بی ای میلا کو متہم کرکے یہ کہنے لگا کہ دونون مین آشنائی ہے اور ایک دوسرے پر از خود رفتہ ہو رہے ہین۔ یہ سُنکر آئی گو کے کینہ کو اور بھی ترقی ہوئی اور اب وہ اس فکر مین ہوا کہ اوتھی لو اور ڈس ڈمیو اور کیشیو تینون کو کسی طرح پھنسانا اور اُنسے اپنی دل آزاری و رنج رسانی کا عوض لینا چاہیے۔

آئی گو بڑا چالاک و خصائل انسانی سے خوب واقف تھا اور جانتا تھا کہ آدمی کے

تمام دل دکھانے والی اذیتون سے (جو جسمانی تکلیف سے بڑھکر ہین) رشک وحسد کا درد زیادہ ناقابل سالحہ ونیش عقرب سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہے۔ اور اوتھی لو کے دل مین کیشیو کی طرف سے رشک وحسد کے پیدا کر دینے مین کسی طرح مین کامیاب ہوجاؤن تو عوض لینے کو اس سے اچھی کوئی دوسری حکمت نہین کہ جسکا اختتام اوتھی لو اور کیشیو مین سے کسی ایک یا دونون کی جان گئے بغیر نہین ہونے کا۔

سائپرس مین جنرل اوتھی لو اور اُسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی جو یہ خبر سُننے مین آئی کہ دشمنون کے جہاز ابتر وپریشان ہو گئے تو ساری فوج ونیس مین ایک عید کی سی کیفیت نظر آنے لگی۔ ہر ایک نے مجلس عیش ونشاط ترتیب دی۔ ساری فوج والے جشن وشادی مین مشغول ہوے۔ اوتھی لو اور اُسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے درمیان بھی کشتی مے چکر مین آئی دور ساغر چلنے لگا۔

اسی شب برات مین اوتھی لو نے کیشیو کو فوج کا نگہبان مقرر کیا اور حکم دیا کہ دیکھو ایسا نہو کہ اہل فوج بکثرت شراب خواری کرین اور یہان کے باشندون کو اُنکی مے خواری ومدہوشی سے کسی قسم کا نقصان پہونچے۔ اب اسوقت آئی اگو کو اپنی خبث باطنی کے اظہار کا پورا موقع ہاتھ لگا اور کیشیو کے پاس پہونچکر اُسنے بکمال دل سوزی وہواخواہی بادہ نوشی کی ترغیب دی (حالانکہ بادہ نوشی محافظون کے لیے روا نہ تھی) پہلے تو اُسنے کچھ تامل کیا لیکن آئی اگو مے جب نشہ صہبا کے لطف یاد دلائے تو آخر اُسے پیتے ہی بنی اور پیہم کئی گلاس چڑھا گیا۔ (جہان آئی اگو خود بھی شریک بادہ نوشی ہوا اور پھر گانے بجانے کی طرف اُسے متوجہ کیا) جب نشہ جما تو بحالت ذوق وشوق اُسنے ڈس ڈیمونا کی مدح خوانی شروع کی اور اُسی کے نام پر جام شراب پینے لگا۔ اور بار بار اُسی کی خوبی بیان کرتا۔ یہ سب باتین اُسکی اُسکے لیے زہر ہوئین جس سے اُسکے دلی راز کا لوگون پر افشا ہو گیا۔ اُسکی باتین سُنکر کسی عہدہ دار نے جسے آئی اگو نے بھی اشارہ کر دیا تھا

چاہا کہ اِن فضولیات سے آسے باز رکھے ۔ دیوانہ را ہوئے بس ست ۔ کیشیو اِسکی بات کب خاطر مین لاتا ۔ سُنتے ہی غصہ مین آگیا اور نوبت باینجا رسید کہ فوراً تلوارین سُت گئین اور اُسی کشاکش مین بیچ بچاؤ کرتا ہوا ایک معزز عہدہ دار زخمی ہوا ۔ اِس حرنفسی کی شہرت عام ہوئی ۔ اور آئی گو نے (کہ خود ہی اِس فتنہ و فساد کا بانی تھا) اِسکی شہرت دینے مین سبقت کی ۔ اور فوراً محل شاہی کے گھنٹہ کو جا ہلایا ۔ جسکا ہلانا ایسی باتون کے لیے روا نہ تھا ۔ بلکہ معاملات جنگ کی نازک حالتون مین ہلانے کے لیے وہ بنایا گیا تھا ۔ اِس گھنٹہ کی پرخطر آواز سُنتے ہی آوتھی لو گھبرا کر محل سے نکل پڑا اور موقع واردات پر آن کر کیشیو سے استفسار حال کرنے لگا ۔ کیشو کا نشہ تو کم ہو ہی چلا تھا ۔ اُوتھی لو کو دیکھکر اور بھی رہا سہا جاتا رہا اور شرم سے سر جھکا کر رہگیا ۔ اور کوئی جواب نہ دے سکا ۔ آئی گو اسوقت کیشیو کی طرف مخاطب ہو کر کچھ کلمات زجر و ملامت مُنہ سے نکال رہا تھا کہ آوتھی لو نے اُسے دیکھ پایا اور اِس واردات کی کیفیت کہ سُنانے پر اُسے مجبور کیا ۔ جسنے واقعات مُستفسرہ کی شروع سے اخیر تک پوری کیفیت کہ سُنائی لیکن اپنی ترغیب دینے کا ذکر کہین بھی بیان نہ کیا ۔ اور بجاے اِسکے کہ وہ کیشیو کے جرم کو خفیف کر کے بیان کرتا جیسا کہ لوگون کو اُمید تھی اُسنے بڑی شد و مد سے بیان کیا جس سے اوتھی لو کی نظرون مین وہ ایک بڑا سنگین جرم معلوم ہوا ۔ اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آوتھی لو کی دیانت داری نے کہ وہ ضابطہ کا بڑا پابند تھا اُس حکم کے صادر کرنے پر اُسے مجبور کیا کہ کیشیو عہدۂ لفٹنٹی سے تنزل کیا جائے ۔

غرضکہ اُوتھی لو کو پہلے ہی مرتبہ اپنی فطرت مین یون پورے طور سے کامیابی حاصل ہوئی ۔ اور ہرچند کہ اپنے محسود رقیب کی بنیاد وہ کھود چکا اور عہدے سے اُسے تنزل کرا چکا ۔ مگر اُسکا دل نہ بھرا اور اِس فکر مین ہوا کہ اُس کم بخت رات کے واقعہ سے

کچھ اور بھی کام نکالے۔
کیشیو جسکے نشہ کو اِس کم بخت واقعہ نے بالکل اُتار دیا تھا اب اپنے ظاہری دوست آئی گو کے سامنے بیٹھکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے کیا ایسی حماقت سوجھی کہ مین جامۂ انسانیت سے بالکل باہر ہوگیا۔ اب مین اپنا نامردہ خطا ہونا جنرل پر ثابت کرکے کیونکر اپنی جگہ پھر حاصل کرسکتا ہون۔ کیونکہ وہ یہ ضرور کہیگا کہ تمنے شراب خواری کی اور پھر اپنی حالت پر افسوس کرنے لگا۔ آئی گو اِس جرم کی خفت ظاہر کرنے کو بولا۔ تم یا جو آدمی جان رکھتا ہے وہ خواہ مخواہ ہی شراب پیے گا۔ تمنے پی لی تو کیا عجب کیا۔ اب اِس حالت مین صورت صواب یہ ہے۔ کہ جنرل کی بی بی اِسوقت گویا خود جنرل ہے اور جو کچھ چاہتی ہے اپنے شوہر سے کرالیتی ہے۔ بہتر ہوتا کہ تم جاکر ڈس ڈیموناسے عرض حال کرتے اور وہ اپنے شوہر سے تمھارے لیے سفارش کرتی۔ وہ ایک بے تکلف و بامروت عورت ہے۔ اِس قسم کے سلوک پر فوراً آمادہ ہوجائیگی۔ اور جنرل کو تمسے پھر خوش کرادیگی۔ جس سے دلون کی کدورتین ہمیشہ کے لیے رفع ہوجائینگی۔ آئی گو نے یہ ترکیب اچھی بتائی تھی بشرطیکہ اسمین کوئی غرض ناجائز نہوتی جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا۔
کیشیو حسب ہدایت آئی گو کے کاربند ہوا۔ کہ ڈس ڈیموناسے جاکر عرض حال کیا جسکا اچھی باتون پر مستعد ہوجانا نہایت آسانی سے ممکن تھا چنانچہ اسنے وعدہ کیا کہ مین تمھارے لیے جنرل سے سفارش کرونگی۔ اور اپنے جیتے جی مین تمھین غیر فائز المرام نہ رہنے دونگی چنانچہ اسی وقت جاکر اسنے ایسی دل سوزی و خوش اسلوبی سے اِس بارے مین گفتگو کی کہ اوتھیلو ہرچند کہ کیشیو سے سخت بیزار ہوگیا تھا۔ اسکی بات کو رد نہ کرسکا اوتھیلو نے بہتیری حجتین پیش کین اور کہا کہ اتنا بڑا گناہ یون معاف کردینا نچاہیے مگر وہ عورت نہ ہٹی۔ اور کہنے لگی کہ کل تک پرسون تک یا جبتک تم معاف نہ کروگے

مین نہین ہٹنے کی۔ اور پھر کیشیو کے حلم و فروتنی کو بیان کرنے لگی اور کہنے لگی کہ اُسکی خطا ایسی سخت سزا کی سزاوار نہین ہے۔ آوتھی لو اُسکی باتین سُنکر اُٹھا چاہتا تھا کہ اُسنے پھر کہا۔ کیون صاحب کیا مین اُسی کیشیو کی سفارش کرتی ہون جو تمھاری طرف سے پیغام شادی لیکر میرے پاس ایام دوشیزگی مین آتا تھا۔ اور جب مین تمھاری بُرائی کچھ بیان کرتی تو مجھسے وہ لڑنے کو تیار رہتا تا یہ ذرہ سی ایک بات ہے جسے مین آپ سے پوچھتی ہون اور جب مجھے آپ کی محبت کا امتحان کرنا ہوگا تو اور بھی سوالات آپ سے کیے جائینگے۔ آوتھی لو اِس تقریر کا کچھ جواب نہ دے سکا اور ڈس ڈیمونا کی طرف متوجہ ہوکر صرف یہ بولا کہ اِسوقت مجھے مُعاف کرو۔ مین وعدہ کرتا ہون کہ کیشیو کے ساتھ اپنا قدیم برتاؤ قائم رکھونگا۔

اِتفاق سے ایک دن آوتھی لو اور آئی گو ساتھ ایک کمرے مین ایسے وقت داخل ہوئے کہ ڈس ڈیمونا وہان بیٹھی تھی اور کیشیو کہ اُسکے پاس کچھ اپنی سفارش کے لیے کہنے سُننے آیا تھا سامنے کے دروازے سے نکل رہا تھا۔ آئی گو کہ فتنہ سے بھرا تھا یہ موقع دیکھکر دبی آواز سے گویا اپنے آپ کو کہہ رہا ہے بولا۔ مین تو یہ پسند نہین کرتا مگر آوتھی لو نے اُسے نہ سمجھا۔ اور اُسکے بعد ہی بیوی سے باتین شروع ہو جانے سے اور بھی اُسکا خیال نہ رہا۔ لیکن من بعد یہ الفاظ اُسے یاد پڑے۔ کیونکہ ڈس ڈیمونا جب اُٹھ گئی تو آئی گو نے (گویا محض اپنے خیال کی تصدیق کے لیے) آوتھی لو سے پوچھا۔ کیا آپ جب ڈس ڈیمونا سے شادی کرنے کی فکر مین تھے تو کیشیو کو آپ کے میلان خاطر کی کیفیت معلوم تھی۔ آوتھی لو نے کہا معلوم ہوتا کیا مراتب نکاح کے طے کرنے کے لیے کتنی دفعہ وہ ہم دونون کے درمیان اِدھر سے اُدھر پیغام لایا اور لے گیا ہوگا۔ یہ سُنکر آئی گو نے بھوین سکوڑ لین گویا کہ اُسے کسی سخت واقعہ کا کچھ پتا لگا۔ اور بولا۔ بیشک۔ اسپر آوتھی لو کو اُن الفاظ کا دھیان آیا جو کمرے مین

آتے وقت آئی گو نے توس ولیمونا اور کیشیو کو یکجا دیکھکر منہ سے نکالے تھے۔ اور سمجھا کہ اِنمین ضرور کچھ بھید ہے کیونکہ آئی گو کو وہ بہت اچھا آدمی سمجھتا تھا۔ جتنی باتین کہ دغابازون مین شرارت خیال کیجاتی ہین اُنمین وہ سچے دل کی کارروائیان تصور کیجاتی تھین۔ اور نواب نے اِس سے یہ التجا چاہا کہ اپنے خیالات کو وہ لفظون مین ظاہر کرے۔ آئی گو نے کہا میرے خیالات و توہمات فاسدہ پر آپ نہ جائیے۔ وہ کون سی جگہ ہے جہان بُری چیز نہین ہوتی اور پھر یہ کہنے لگا کہ اگر میرے خیالات خام سے آپ مبتلاء آلام ہون تو کیا بُری بات ہے میرے خیالات کا ظاہر ہونا۔ آپ کے آرام و چین مین مخل ہوگا۔ اور علاوہ برین ذری سے شک سے کسی کو بدنام کردینا اچھا نہین۔ جب آئی گو نے دیکھا کہ اِن باتون سے اوتھی لو کا انتشار تفحص بڑھا تب اُسنے اِس مدعا پر تقریر اُٹھائی گویا اوتھی لو کی دلجمعی و آرام کا اُسے بہت خیال ہے۔ اور یہ عرض کی کہ آپ کو شک دل سے نکال ڈالنا چاہیے۔ یہ بہت بُری شے ہے۔ اور وہم و شک کے خلاف تقریر کرنے سے اور بھی اوتھی لو سادہ مزاج کی بدگمانی کو ترقی دی۔ اوتھی لو یہ سب باتین سُن گیا اور آخر مین بولا۔ اِسمین شک نہین کہ میری بی بی خوبصورت ضرور ہے۔ جلسہ و دعوت مین شریک بھی بہت ہوتی ہے ناچنے گانے کا بھی شوق رکھتی ہے باتین بھی اُسکی دلکش ہوتی ہین لیکن جب وہ پاکدامن ہے تو اُسکے سارے حرکات پاک خیال کیے جائینگے اور اُسکے بے عصمت سمجھنے کے لیے ضرور ہے کہ مین پہلے ثبوت دیکھ لون۔ اِس گفتگو سے آئی گو بہت خوش ہوا کہ اُسکی بی بی کی بے عصمتی اُسپر ثابت کردینی کیا بڑی بات ہے۔ اور صاف صاف طور پر کہنے لگا کہ مین ثبوت تو کوئی نہین رکھتا ہان آپ التزاماً اُسکے انداز کو دیکھیے جب کیشیو اُسکے پاس موجود رہتا ہو نہ تو ہر وقت بدگمان رہنا چاہیے نہ اتنا بے خبر۔ اور مجھ سے جو پوچھیے تو یہان کی عورتون کی طبیعت سے کہ میری ہمقوم ہین آپ سے کہین زیادہ مین واقفیت رکھتا ہون۔ وینس مین عورتین بہتیری باتین ایسی کُھلے خزانے کرتی ہین جسے اپنے شوہرون کے سامنے ہرگز نہین

کرسکتین اور پھر آسنے نہایت خوش اسلوبی سے یہ بیان کیا کہ دیکھیے آپ ہی کے ساتھ نکاح کرنے مین ڈس ڈیمونا نے اپنے باپ کو کیسا دھوکا دیا اور کیسا جلد نکاح کر لیا جس سے اُس بڈھے باپ کو سحر کر دینے کا آپ پر صاف گمان ہوا۔ اس پچھلی تقریر سے جو خود آسپر گذر چکی تھی اوتھلو کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور دلمین سوچنے لگا کہ بیشک جب وہ اپنے باپ کی نہوئی تو میری کب کی ہونے والی۔

آئی اگو نے اس تکلیف دہی پر اوتھلو سے معافی چاہی لیکن اوتھلو نے کہ اسکی طبیعت مین اسکی باتون نے بڑا فرق ڈال دیا تھا اور اندرونی غم سے وہ بہت افسردہ خاطر ہو رہا تھا چاہا کہ آئی اگو کچھ اور اپنے خیالات کو ظاہر کرے۔ آئی اگو نے بظاہر داری یہ عذر کیا کہ کیشیو کو مین اپنا دوست کہتا ہون۔ اسکی نسبت مجھے ایسی باتین نکرنی چاہیے بعد اصرار کے آئی اگو بر سر مطلب آیا اور کہنے لگا۔ کہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ جب آپ سے اسکی طبیعت لگی تو اپنی قوم و ہمرنگ کی گوری چٹی رنگت سے آپ کی سیاہ رنگت اُسے پسند آئی اور پسند بھی آنا کیسا کہ بڑے زور شور سے۔ ایسی حالت مین یہ بات خلاف قیاس نہین ہے کہ اسکی تجویز بدلجائے اور آپ کی سیاہ رنگت اپنے ملک کی صاف و چٹی رنگت سے اسے بری معلوم ہونے لگے۔ ان سب باتون کے کھل جانے کی عمدہ تدبیر یہ ہو کہ چندے آپ اور اپنی ناخوشی کیشیو کے حال پر قائم رکھیے اور پھر بغور اُن باتون کو سنئے جو کیشیو کی شفاعت مین ڈس ڈیمونا کے منھ سے نکلتے ہین۔ کیونکہ اُسپر غور کرنے سے آپ کو بہت کچھ اطمینان میری باتون پر حاصل ہوگا۔ غرضکہ اس خبثیت النفس آئی اگو نے یہ ایسی تدبیر نکالی جس سے اُس باعصمت عورت کی ساری خوبیان اوتھلو کی نظرون مین بری معلوم ہون اور خود اُسکی نیک کرداریان اُسے آفت مین پھنسانے کو جال ہون۔ اُسکی شرارت دیکھیے وہان تو کیشیو کو اُس عورت کی شفاعت سے کام نکالنے کی ترغیب دی اور یہان اس فکر مین ہوا کہ وہ شفاعت اُس عورت کی تباہی کا سبب ہو۔

اخیر مین آوتھی لو سے بالتجا آئی اگو نے یہ کہا کہ آپ جبتک اچھی طرح دیکھ نہ لین اُس بیچاری عورت کو بے عصمت نہ سمجھیے گا۔ آوتھی لو نے وعدہ تو کیا کہ اچھا جبتک مین آنکھ سے کچھ دیکھ نہ لونگا اُسکی نسبت کسی قسم کا گمان بد نہین کرنے کا۔ لیکن اُسی وقت سے آوتھی لو کی طبیعت کو انتشار لاحق ہو گیا۔ اور ایام گذشتہ کی سی نیند پھر اُسے نہ آئی۔ گو اُسنے نیند لانے والی چیزون کا بہت استعمال کیا خشخش و عرق منڈرگورا کو بہت صرف کیا۔ اُسکی ہمت بالکل پست ہو گئی۔ ہتھیار کی طرف سے بالکل بردا شتہ خاطر ہو گیا۔ اُسکا دل جسکو فوج۔ علم۔ فوجی قواعد کی طرف بہت رغبت تھی۔ نفیری و طبل جنگ سے بہت خوش ہوتا تھا گھوڑون کی آواز سے پھول اُٹھتا تھا۔ اب ایسا معلوم ہونے لگا کہ اُسمین ذرا اُمنگ و خود بینی جو فوجی افسرون کے لیے جوہر ذاتی خیال کیجاتی ہے باقی نہ رہی۔ اور اُسکے جنگی خیالات نے اور تمام دنیا کی مسرتون نے دفعتہً اُس سے کنارہ کر لیا۔ کبھی تو اُسکے دلمین اپنی بی بی کی پاکدامنی کا خیال آتا اور کبھی اُسکی بے عصمتی کا۔ کبھی تو آئی گو کی باتون کو وہ سچی خیال کرتا کبھی جھوٹی۔ کبھی جھنجھلا کے اپنے دلمین کہتا کہ آئی گو نے مجھ سے ایسی باتین کیون کین میری بی بی اگر کیشیو کو پیار کرتی ہے تو اُسمین کیا قباحت ہے۔ غرضکہ اِنھین خیالات سے گھبرا کر اُسنے ایک مرتبہ لپک کر آئی گو کا گلا تھام لیا اور کہنے لگا کہ ڈس ڈیمونا کی شان مین جو باتین تم نے کین مجھے اُنکا ثبوت دو ورنہ ابھی گلا گھونٹ کر مار ڈالتا ہون۔ آئی گو یہ کیفیت دیکھکر غصّہ مین آگیا تا معلوم ہو کہ آئی گو کی باتین ایسے سلوک کی سزاوار نہین ہین۔ اور کہنے لگا کیا آپ نے ایک جھاڑ دار رومال اپنی بی بی کے ہاتھ مین اکثر نہین دیکھا ہے۔ آوتھی لو نے کہا دیکھا کیا معنی خود میرا ہی دیا ہوا ہے۔ پہلے مین نے وُہی نشانی اپنی بی بی کو دی تھی۔ آئی گو نے کہا وہ رومال آج مین نے کیشیو کے ہاتھ مین دیکھا تھا کہ وہ اُس سے اپنا منھ پوچھ رہا تھا آوتھی لو نے کہا اگر تمھارا یہ بیان صحیح ہے تو مین اُن دونون سے اِسکا سخت بدلہ لیے بغیر نہین رہنے کا۔ تمھاری راست بیانی سے مجھے اُمید ہے کہ تین ہی دن کے اندر کیشیو ہلاک کیا جائیگا۔ اور اُس چڑیل (یعنی اپنی بی بی)

کے لیے کوئی آسان تدبیر ہلاکت کی نکالونگا۔

تھوڑی سی بات بعض وقت ہوا کی طرح بدگمانی کے استعمال کے لیے بہت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ اوتھی لو کے دل مین یہ بات جم گئی کہ کیشیو کے ہاتھ مین اُسکے رومال کا دیکھا جانا دونون کی ہلاکت کے لیے کافی وجہ ہے۔ استفسار وتحقیقات فریدکی کچھ احتیاج نہین ڈس ڈیمونا نے یہ رومال کیشیو کو دیا تھا۔ اور دیتی کیونکر کیا وہ اتنا نہین سمجھتی تھی کہ یہ میرے شوہر کی نشانی ہے دوسرے آدمی کو دینا نہ چاہیے۔ ڈس ڈیمونا اور کیشیو دونون اِس معاملے سے بالکل بے خبر تھے۔ اُس بدذات آئی گو نے جو فتنہ وفساد کے خیالات سے کبھی غافل نہ رہتا تھا۔ اپنی بی بی سے (گو وہ نیک طینت تھی مگر سادہ لوحی کے ساتھ) آکر یہ کہا کہ ڈس ڈیمونا کے گھر سے اُسکا رومال چپکے سے اُٹھا لاؤ کہ اُسی نمونے کا ہم دوسرے رومال پر کام بنوانا چاہتے ہین۔ اور اصلی غرض یہ تھی کہ اُس رومال کو کیشیو کے راستے مین چھوڑ دے جب راہ مین پڑا پاکر کیشیو خواہ مخواہ اُٹھا لیگا اور آئی گو کے خیال کے مطابق ڈس ڈیمونا کی نشانی اُسکے پاس پایا جانا صادق آجائیگا۔

اوتھی لو نے اپنی بی بی کے پاس جاکر دردِ سر کا بہانہ کیا اور سر باندھنے کو اِسلیے اُسکا رومال طلب کیا۔ بی بی نے سنتے ہی وہ رومال بلا سامنے رکھدیا۔ اوتھی لو نے کہا۔ یہ نہین۔ وہ رومال لاؤ جو مین نے تمھین دیا تھا۔ ڈس ڈیمونا کے پاس وہ رومال کہان تھا جو وہ لاتی وہ تو چوری جاچکا تھا۔ اوتھی لو نے یہ سُنکر کہا تم نے یہ بڑی غلطی کی — وہ رومال ایک مصر کی عورت نے میری مان کو دیا تھا وہ عورت ساحرہ تھی اور انسان کے دل کی بات خوب سمجھتی تھی۔ دیتے وقت اُس ساحرہ نے میری مان سے یہ کہا کہ تم اسے اپنے پاس رکھو جبتک یہ تمھارے پاس رہیگا تمھارے شوہر کو تمھارے ساتھ کمال اُنس رہیگا لیکن دیکھنا احتیاط سے رکھنا گم نہونے پائے۔ اگر گم ہوا تو یاد رکھو کہ جتنا مرد کو تمھاری طرف اُسکا التفات ہے اُتنی ہی نفرت اُسکے گم ہوجانے پر اُسکے دل مین بیٹھ جائیگی —

مرتے وقت وہ رومال ماں نے مجھے دیا اور کہا کہ تم جب اپنا بیاہ کرنا تو اپنی بی بی کو دے دینا چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا۔ تمکو اُسے بڑی خبرداری سے رکھنا تھا۔ ڈس ڈیمونا گھبرا کر بولی بھلا یہ بات قیاس مین آتی ہے۔ اوتھیلو نے کہا قیاس مین نہ آنے کی کیا وجہ۔ یہ طلسمی رومال ہے ایک باخدا عورت نے جسکی عمر دو سو برس کی تھی حالت جذب مین یہ رومال بنایا تھا۔ متبرک کیڑون کے ریشم سے یہ کاڑھا گیا۔ دوشیزہ عورتون کے دل کی مومیائی سے مصبوغ کیا گیا۔ ڈس ڈیمونا رومال کی یہ کیفیت سُن بہت گھبرائی۔ اور قریب تھا کہ اُسکی جان خوف سے نکل جائے کیونکہ وہ صریحی جانتی تھی کہ رومال کھو گیا اور رومال کے ساتھ اب شوہر کی محبت بھی جایا چاہتی ہے۔ اوتھیلو نے کچھ ایسی نظر بدلی جس سے ظاہر ہوا کہ کوئی فعل خلاف شان کیا چاہتا ہے اور رومال کی خواہش بھی ظاہر کی جسکا حاضر کر دینا ڈس ڈیمونا نے محال سمجھ کر یہ چاہا کہ اپنے شوہر کے خیالات کو بدل دے۔ اور ہنس کر بولی مین دیکھتی ہون کہ رومال کا ذکر صرف اسلیے تمنے اُٹھایا ہے تا مین کیشیو کی بابت کچھ سفارش نکرون۔ اور پھر کچھ کلمات کیشیو کی تعریف مین کہنے شروع کیے۔ جسے سُنکر تکدر خاطر وہان سے اوتھیلو اُٹھ گیا۔ اور اُسکے اُٹھ جانے سے ڈس ڈیمونا نے یہ خیال کیا کہ شاید کسی قسم کی بدگمانی اسکی طبیعت مین بیٹھ گئی ہے۔

لیکن اُسکے ذہن مین اصلی سبب اسکا بخوبی آتا نہ تھا۔ کبھی اوتھیلو کی شان مین الزام بدگمانی قائم کرتے رُکتی تھی اور خیال کرتی تھی کہ کچھ بعید نہین ہے کہ وینس سے کوئی ایسی خبر آئی ہو یا کوئی ایسی فکر اسکے حواس پر مستولی ہوئی ہو جس سے اُسکی طبیعت مین کچھ فرق آگیا۔ اور وہ اگلی لطافت باقی نہ رہی۔ اور پھر اپنے دل سے بولی۔ مرد خدا تو ہوتے نہین۔ یہ کیا ضرور ہے کہ نکاح ہو چکنے پر بھی اُنکی وہی نگاہین رہین جو قبل از نکاح عقد کے دن دیکھی جاتی ہین اور پھر بمقابلہ شوہر یون اپنے کو بدگمان پاکر اپنے خیال پر بہت جھنجھلائی۔

اسکے بعد اوتھیلو اور ڈس ڈیمونا مین پھر ملاقات ہوئی اور اس ملاقات مین صاف صاف اوتھیلو نے اُسکی بیوفائی اور ایک دوسرے مرد پر اسکا عاشق ہونا ظاہر کیا۔ لیکن یہ نہ بتایا

کو کس پر۔ اور پھر وہ خود ہی رونے لگا۔ ڈس ڈیمونا اُسے روتے دیکھ بولی آہی کیا منحوس دن ہے تم روتے کیون ہو۔ آوتھی لو نے کہا مین ہر قسم کی مصیبت۔ افلاس۔ مرض۔ رسوائی برداشت کرسکتا ہون۔ مگر تیری بیوفائی جس سے میرے دلمین سوراخ ہوگیا برداشت نہین کرسکتا۔ تیری کیفیت بالکل ویسی ہے کہ ظاہر تو بہت خوش نما ہوتا ہے۔ مگر اُسکی بو تو دور دردسر پیدا کردیتی ہے کیا خوب ہوتا جو تو پیدا نہوتی۔ آوتھی لو کے چلے جانے پر۔ اُسکی باتون اور بدگمانیون پر ڈس ڈیمونا ایسی متحیر وازخود رفتہ تھی اور کچھ ایسی بیہوشی اُسپر طاری تھی کہ سونے کو اُسکا جی چاہا۔ اور اپنے نوکرون کو اُسنے بچھونا درست کرنے اور عروسی چادر لگانے کا حکم دیا۔ اور کہنے لگی کہ جب کوئی بچون کو سکھلاتا ہے تو سہولت و آسان طریقون سے کام لیتا ہے۔ آوتھی لو کو بھی میرے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا تھا جب اُسکی تنبیہ کے وقت مین باعتبار اپنی نیکی و وفاشعاری کے مثل بچّون کے تھی۔ غرضکہ آوتھی لو کی اتنی سب باتون پر اُسکی عورت زبان پر کلمات شکایت بھی لائی تو بس اسی قدر۔

ڈس ڈیمونا چارپائی پر جا اپنے شوہر کے آنے کے انتظار مین تھی کہ بسبب کسل طبیعت کے اُسکی آنکھ لگ گئی جسکے تھوڑے عرصے بعد آوتھی لو اُسکی ہلاکت کا خیال بدول مین لیے اس کمرے مین داخل ہوا اُسے سوتے دیکھ اول تو اُسکے دلمین آیا کہ کیا اسکا خون بہاؤن۔ اِسکے جسم کو جو سنگ مرمر سے بھی زیادہ سفید ہے کیا داغ لگاؤن لیکن اخیر مین اُسنے سوچا کہ اگر مین نے اُسے چھوڑ دیا تو میری طرح کتنون کو یہ دنیا مین رہکر خراب کریگی۔ اُسکے بعد اُسنے زمانہ گذشتہ کی یاد مین اپنے خیال کے مطابق اُسے بوسہ دیا۔ اُسوقت وہ بوسہ ایسا بھلا معلوم ہوا کہ پھر ایک مرتبہ اُسکا دل چاہا۔ اور اُسکی آنکھون سے قطرات اشک بے اختیار نکل پڑے جنکو اُسنے بیرحم قطرون کا خطاب دیا۔

بوسون سے ڈس ڈیمونا کی آنکھ کھل گئی۔ اور اُسنے دیکھا کہ آوتھی لو کھڑا لب زیرین چاپتا اور آنکھین پھیرتا ہے جسکو دیکھکر اُسنے سوچا کہ آوتھی لو کی نگاہ از تکاب قتل کیوقت

ہوتی ہے - آدھتی لو نے اُس سے کہا کہ مرنے کو مستعد ہو جا اور جو کچھ دعا مانگنی ہو تو مانگ لے کیونکہ تیری روح مین نہین ہلاک کرنے کا - ڈس ڈیمونا یہ کیفیت دیکھ اُسکے رحم کی خواہان ہوئی اور پوچھا کہ میری خطا کیا ہے - اسپر آدھتی لو نے کیشیو کا نام لیا اور اُس رومال کا ذکر کیا جو ڈس ڈیمونا نے (اُسکے خیال کے مطابق) اُسے دیڈالا تھا - یہ سُنکر اپنی صفائی کی بات وہ بے خطا عورت کچھ کہا چاہتی تھی کہ اُسنے دفعتہً لیکر بچھونے مین اُسے لپیٹ دیا اور اوپر سے ایسے روز سے دبایا کہ اُسکا دم گھٹ کر نکل گیا - اور اُسکی آہ و زاری پر خیال نہ کیا -

اسی حالت مین کیشیو مجروح و خون آلودہ کمرے مین داخل ہوا جسکی ہلاکت کے لیے آئی گو نے کوئی اپنا آدمی متعین کیا تھا لیکن وہ آدمی کیشیو کے ہلاک کرنے پر کامیاب نہوا (زخمی تو کیا مگر زخم کاری نہ لگا) اور آئی گو نے افشائے راز کے خوف سے خود اُس آدمی کو قتل کر ڈالا - جسکی پاکٹ مین چند خطوط ایسے نکلے جنسے آئی گو کی شرارت اور کیشیو کی عصمت صاف صاف کھل گئی - اور اُسنے اب آدھتی لو سے خواستگار معافی ہو یہ معلوم کرنا چاہا کہ کس خطا پر اُسنے اُسکے قتل کے لیے آئی گو کو تعینات کیا تھا -

اِس بات کے ظاہر ہونے پر آدھتی لو کو بجلی سی مار گئی اور صریحی معلوم ہوا کہ اُسکا خون کرنا سراسر خطا اور اُسکی بی بی (بیچاری معصوم صفت عورت) ہمیشہ اُسکی وفادار رہی - اور اِس صدمۂ جانکاہ سے اپنے تن کو بار زیست کی برداشت کے ناقابل دیکھ اُسنے نوک خنجر کلیجے مین چھپالی اور اپنی مظلوم و پیاری بی بی کی نعش پر اپنے کو گرا کر خود بھی وہین جان دی -

اِس سخت واقعہ سے تمام لوگون کو کمال ہول و اضطراب ہوا - کیونکہ آدھتی لو بڑا نیکنام آدمی تھا - اور قبل اُسکے کہ اُسے یون مکر و فریب سے جسکا اعتبار اُسکی فطرتی نکوئی نے جلدی نہ کیا دھوکا دیا جاتا وہ عاشق و دلدادہ شوہر تھا اُسکا عشق گو خلاف دانش تھا مگر نہایت اچھی حالت مین تھا - اور اُسکی مردانہ آنکھون سے (غلطی کے کھل جانے پر) جو

ذری ذری باتون پر اشکبار ہوتی تھین - ایسے جلد قطرات اشک نہ نکلے جیسے کھجور کے درختون سے تاڑی اور مرنے پر تمام اسکی شجاعت و زمانۂ سابق کی خوبیان یادگار رہین اب اسکے قائم مقام کو بجز اسکے اور کچھ کرنا نہ پڑا - کہ قانون مجریہ کے مطابق الزام سخت آسنے آئی گو پر قائم کیا جو انواع انواع اذیتون سے قتل کیا گیا - اور دربار ونیس کو اسکے نامدار سپہ سالار کے غم انگیز موت سے اطلاع دی -

خاتمة الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا تیسرا قصہ جو مجموعہ کے ساتھ پہلے اِس سے مطبع اودھ اخبار لکھنو مملوکۂ عالیجناب منشی نول کشور صاحب سی۔آئی۔ای مین زیور طبع سے آراستہ ہو چکا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ع مین اہتمام منصرم باکمال منشی بھگوان دیال سلمہ المتعال سے بخوبی تحفظ تمام و صحت مالاکلام طبع ہو کر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا -